ایک پاکستانی جس پر ہم سب فخر کر سکتے ہیں

28اپریل کی شام کو میں کونسلر مشتاق لاشاری کی دعوت پر والتھم اسٹو لندن کے اسمبلی ہال میں ایک چیریٹی ڈنر کی تقریب میں شرکت کے لئے گیا۔ہال میں داخل ہوا تو پورا ہال گول میزوں اور کرسیوں سے سجا تھا۔اور سٹیج پر موسیقی کے آلات بھی پڑے تھے۔ذہن میں تو تھا یہ ایک عام سا چیریٹی ڈنر ہو گا جس میں مہمانوں سے چندے کی اپیل کی جائے گی۔اور پھر کھانے کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو سدھار جائیں گے۔مگر جب پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا تو سارا میڈیا کوریج کے لیے موجود تھا اور وہاں میئر مسعود احمد، میئر اسد عمر، لارڈ کولن لاؤ، لارڈ جسٹس (ر) سٹیفن سیڈلے، کے علاوہ اور بہت سے V.I.Ps موجود تھے جن کا تعلق ہر نسل اور رنگ سے تھا۔جب مہمانان خصوصی کے تعارف کے بعد GOFUND کے بارے میں تفصیلاً بتایا گیا تو معلوم ہوا کہ پنجاب کے شہر گوجرہ میں آنکھوں کا ایک ہسپتال بنانے کا منصوبہ ہے جس پر ڈاکٹر صاحب کام کرر ہے ہیں۔۔پہلے تو یہ لگا کہ یہ بھی عمران خان اور ابرار الحق کی طرح کوئی سماجی سوچ والا شخص ہو گا جو رفاع عامہ کے لیے کچھ کرنا چاہ رہا ہے۔مگر یہ شخص عمران خان اور ابرار الحق اور کئی دوسری سماجی شخصیات سے بہت منفرد تھا۔جس کے تعارف سے میری سوچ کا زاویہ ہی بدل گیا۔مصیبتوں سے بھری اس دنیا میں ہم اکثر چھوٹی سی ناکامی سے مایوس ہو کر گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔حالانکہ ہم سب جانتے ہیں کہ مایوسی گناہ اور کفر ہے۔اور اللہ تعالی کی رحمت سے صرف کافر ہی مایوس ہوا کرتا ہے۔اس شخص کے بارے میں جان کر سب سے پہلے تو اس عہد کی تجدید کی کہ آئندہ کبھی ہمت نہیں ہارنی اور محنت، لگن اور دعاؤں کی کشتی سے ہم مایوسی کا ہر دریا حوصلے کے چپو چلا کر پار اتر سکتے ہیں۔اس متاثر کن اور باعث فخر شخصیت کا نام "ڈاکٹر عامر علی ماجد صاحب" ہے۔جو 17 سال کی عمر میں جب وہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں طالبعلم تھے تو اپنی قوت بینائی سے محروم ہو گئے۔مگر انہوں نے قدرت کے اس فیصلے کو اپنی قسمت سمجھ کر کھلے دل سے قبول کیا اور تاریخ میں اپنا نام اس رنگ سے لکھوایا کہ آپ کے ارادوں اور ہمت کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اقبال کا یہ شعر شاید آپ کے لیے لکھا گیا تھا۔

ے ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا اور اس کے بعد ایل ایل بی آنرز ۔ایل ایل ایم (لندن)، ڈپلومہ ان ایئر اینڈ سپیس لاء ، (لندن انسٹیٹیوٹ آف ورلڈ افیرز)، ڈاکٹر آف سول لاء (Mcgill) بیرسٹر، قانون کی کتاب کے مصنف، ممبر آف ہائیر ایجوکیشن اکیڈیمی، ہیومن رائٹس اور ڈس ایبلٹی لاء کے پروفیسر، امیگریشن جج، اور Gofund کے صدر ہونے کے علاوہ بہت سے اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر کام کیا۔آپ کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں کئی بین الاقوامی ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔

آپ ہمارے لیے باعث افتخار ہیں کہ آج تک دنیا میں آپ واحد نابینا انسان ہیں جو بیرسٹر ڈاکٹر آف سول لاء بن پائے۔آپ نوجوانی کے ایام میں بصارت سے محروم ہو گئے۔مگر آپ نے بصیرت کے چراغ ہمیشہ کیلئے روشن کر لیے۔۔وہ ہمت اور حوصلے کی مشعل آنکھوں کی

بجائے ذہن میں جلا کر دنیا کی دوڑ میں شامل ہو گئے۔اور دنیا کو بتا دیا کہ پڑھنے لکھنے کے لیے آنکھوں کی نہیں بلکہ جنون کی حد تک لگن کی ضرورت ہوتی ہے۔علم کی پوزیشنوں کی اس دوڑ میں انہوں نے آنکھوں والوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔اور یہ بھی ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے کہ علم کی اس دوڑ میں انگلینڈ کے بینا گورے بھی ان سے مات کھا گئے۔اور آپ نے ہر امتحان میں امتیازی پوزیشن لی۔فنی میدان میں جب پیشہ وارانہ صلاحیتیں اور مہارت دکھانے کا وقت آیا تو انہوں نے وہ گراں قدر خدمات سر انجام دیں کہ ہماری قوم کو ساری دنیا میں ایسے پاکستانی کا تعارف اور مثال دے کر سر فخر سے بلند کرنا چاہئے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں جہاں ہمارے ملک میں محدود وسائل اور علمی پستی کی وجہ سے ہمارا شمار تیسری دنیا کے ممالک میں ہوتا ہے۔مگر ڈاکٹر صاحب نے تمام دنیا کو یہ دکھا دیا کہ پاکستانی کچھ کرنے پر آجائیں تو ایسا بھی کر دیتے ہیں کہ آج تک دنیا میں کسی نے نہ کیا ہو......!! جہاں دنیا میں ہماری منفی تصویر کشی بڑی ہوشیاری سے کی جا رہی ہے۔وہاں پر ہمارے میڈیا کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ ایسے کہنہ مشق اور گراں قدر انسان کی پذیرائی کریں۔اس سے ان کی عزت افزائی تو ہو گی ساتھ بہت سے دوسرے ڈس ایبل اور نارمل لوگوں میں حوصلہ آئے گا اور کچھ کرنے کی ،حالات سے لڑنے کی تحریک بھی پیدا ہو گی۔اس سے دنیا میں ہمارا امیج بہتر ہو گا۔

ڈاکٹر صاحب کے اس نیک، سماجی اور رفاعی کام میں ہم سب کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔انہوں نے فری آئی ہسپتال کا خواب اندھیرے میں ڈوبی آنکھوں کے ساتھ دیکھا ہے۔ہم سب کو ان کا بھرپور ساتھ دینا چاہئے اور خاص طور پر میڈیا کو ان کا پیغام سب تک پہنچانا چاہئے۔ بصارت سے محروم ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص انسانی دکھ کو محسوس کر کہ انکی بھلائی کے لیے مثبت قدم اٹھا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تو ہم کو بصارت جیسی انمول نعمت سے نوازا ہے۔ہمیں بھی انسانوں کے دکھ نظر آنے اور محسوس ہونے چاہئیں۔ان کے پاس اتنا سرمایہ نہیں مگر پھر بھی انسانیت کی خدمت کرنے کے لیے سرشار ہیں۔اور ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے خوب نوازا ہے اور وسائل بھی وافر مقدار میں دیئے ہیں تو ان کا بھی فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خدا کی مخلوق کے کام آئیں۔کیونکہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ دے کر آزماتا ہے کہ ہم اس کی راہ میں کتنا خرچتے ہیں اور کتنا شکر ادا کرتے ہیں اور بعض اوقات نہ دے کر بھی آزماتا ہے کہ ہم کتنا صبر اور قناعت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کے اس خواب کو پورا کرنے کے لیے ہمیں ہر طرح سے مدد کرنی چاہئے۔یہ مالی طور پر بھی ہو سکتی ہے، قلمی تقاضے پورے کر کے بھی ہو سکتی ہے، جسمانی طور پر بھی اپنی خدمات پیش کی جا سکتی ہیں، اپنے وسائل اور اثر و رسوخ کو استعمال میں لا کر بھی اس کارِ خیر میں شامل ہوا جا سکتا ہے، میڈیا والے اپنا حصہ ان کا پیغام احسن طریقے سے لوگوں تک پہنچا کر ڈال سکتے ہیں۔غرضیکہ ہر فرد اپنی صلاحیت اور استطاعت کے مطابق اگر ڈاکٹر صاحب کی مدد کر دے تو ڈاکٹر صاحب فری آئی ہسپتال بنا سکتے ہیں۔جو اس عظیم شخص کو ہماری قوم کی طرف سے ایک ایوارڈ ایک حقیر سا ایوارڈ ہو گا اس کی جدوجہد کے مقابلے میں۔اس کے لیے مزید معلومات اس ویب سائٹ سے لی جا سکتی ہیں۔ www.gofund.org

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

3 مئی 2011ء

sohailloun@gmail.com